یادِ پدرِ مہرباں آید ہمی

جنوں میں فصلِ بہاری ستم ہی ڈھاتی ہے
عظیم باپ تری یاد خوں رلاتی ہے
تری وفات نے جینے کی آرزو کھو دی
پہ تیرے پیار کی لو حوصلہ بڑھاتی ہے
تری عطوفت و رأفت کی یادیوں، کھسَے
شعاعِ نور کہ سینے میں جھلملاتی ہے
تفکرات و حوادث نے کر دیا محزوں
تری حیات ہے قندیل، رہ دکھاتی ہے
میں تیرے چہرۂ انور کو دیکھنے کے لئے
ترس گئی ہوں مری روح بلبلاتی ہے
ترے کمالِ خطابت کا تذکرہ جب ہو
عدو بھی کہتے ہیں، تاریخ جگمگاتی ہے

بنتِ امیر شریعت سیدہ اُمِّ کفیل بخاری